12713-کیا عیسایوں کے اعتقاد تثلیث کا اسلام میں وجود ہے ؟

سوال

عیسایوں کے ہاں کلمہ ، تثلیث ، استعمال ہوتا ہے اس لئے کہ یہ انکے دین کا اساسی رکن ہے ، توکیا اس اعتقاد کا ذکر قرآن میں ہے ؟
اوراگر یہ اعتقاد صحیح ہے توکیا یہ شرک کے مقدمات میں شامل نہیں ہوتا ؟

پسندیدہ جواب

جی ہاں اس اعتقاد کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے لیکن یہ ذکر اس کو باطل کرنے کے لئے کیا گیا ہے اورایسا اعتقاد رکھنے والے کو کافر اور مشرک کا نام دیا گیا ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یقینا ان لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا جنہوں نے یہ کہا کہ بیشک اللہ ہی مسیح بن مریم ہے }.المائدۃ/(17)

اور فرمان ربانی ہے :

.{وہ لوگ بھی قطعی کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ ، اللہ تین میں تیسرا ہے ، دراصل اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے توان میں سے جو کفر پر رہیں گے انہیں المناک عذاب ضرور پہنچے گا }.المائدۃ/(73)

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے :

.{اور یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ تعالی کا بیٹا ہے اور نصرانی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ قول توصرف ان کے منہ کی بات ہے پہلے منکروں کی بات یہ بھی نقل کرنے لگے ہیں اللہ انہیں غارت کرے وہ کیسے پلٹے جارہے ہیں ، ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا ہے اور مریم کے بیٹے مسیح کو بھی حالانکہ انہیں صرف اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے ان کے شریک مقرر کرنے سے }.التوبۃ/(30-31)

تو یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو کہ مسلمانوں کے درمیان منتشر اور پھیلا ہوا ہے تو اسی لئے ان کا اس پر اجماع ہے کہ عیسائی کافر ہیں بلکہ وہ اس پر بھی متفق ہیں کہ جو عیسایوں کو کافر نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے ۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے نواقض اسلام میں یہ کہا ہے کہ جس پر سب کا اتفاق ہے :

.{جو کوئی مشرکوں کو کافر نہیں کہتا یا ان کے کفر میں شک کرتا ہے اوران کے مذہب کو صحیح کہتا ہے وہ بھی کافر ہے سوال نمبر }.-/(31807) کا مراجعہ کریں ۔

اور ہم اس سوال سے تعجب کرتے ہیں کہ سائل کا یہ گمان ہے کہ وہ شرک جو کہ عیسائیوں کے ہاں پایا جاتا ہے اس کا وجود مسلمانوں کے ہاں بھی ہے ، تو اس لئے ہم اسے یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ عقیدہ کے موضوع پر کتابوں کا مطالعہ کرے اوروہ کتابیں جو کہ توحید اوراس کے احکام کو بیان کرتی ہیں اوراسی طرح شرک اوراس کی انواع کو بیان کرتی ہیں ان کا مطالعہ کریں ۔

اوراسی طرح اس موضوع کے متعلق لیسٹیں سننا مفید ہیں، کیونکہ بندے پر یہ سب سے بڑا واجب ہے اور یہ تثلیث جو کہ عیسائیوں کے ہاں معروف ہے اور جس کا وہ اعتقاد رکھتے ہیں یہ شرک کے مقدمات اور ابتدا نہیں بلکہ یہ تو قطعی طور پر شرک ہے اور یہ تثلیث جو کہ عیسائیوں میں متاخرین کی اختراع ہے اس پر نہ تو عقل اور نہ ہی فطرت اور نہ ہی کتب الہیہ میں سے کوئی کتاب جسے اللہ تعالی نے نازل فرمایا وہ ہی دلالت کرتی ہے ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

سب گمراہ لوگوں کا اپنے سرداروں اور جن کی وہ پیروی کرتے ہیں ان کے ساتھ یہی حال ہوتا ہے ، تو عیسائیوں میں سے کسی جاہل کے ساتھ جب کوئی موحد آدمی ان کی اس تثلیث میں اس سے مناظرہ کرتا اور اسکی مخالفت کرتا اور اسے جھٹلاتا ہے تو ان کا جواب یہی ہوتا ہے کہ اس کا جواب پادریوں کے پاس ہے وہی جواب دیں گے اور جب پادری سے پوچھا جائے تو وہ کہتا ہے کہ مطران جواب دے گا ۔{اس کا مرتبہ پادری سے زیادہ ہوتا ہے} ۔اور مطران بطریق جو کہ پادریوں کا افسر ہے اس کی طرف بھیج دیتا ہے کہ وہ جواب دے گا اور بطرق اپنے سے بڑے افسر اسقف بشپ کی طرف اور اسقف بشپ پوپ کی طرف بھیجتا ہے اور پوپ ان تین سو اٹھارہ کی طرف جو کہ قسطنطین کے دور میں اکٹھے ہوئے اور انہوں نے اس تثلیث اور شرک جو کہ عقل اور ادیان کے بھی خلاف ہے گھڑا تھا ان کی طرف بھیج دیتا ۔

مفتاح دارالسعادۃ (2/148)

اور لفظی اعتبار سے نہ تو اس کا وجود قرآن اور نہ ہی حدیث میں ملتا ہے بلکہ علماء کی کلام میں آیا ہے اور وہ بھی اس وقت جب وہ استنجاء اور وضوء اور غسل اور یا میت کے غسل اور رکوع میں تسبیحات اور گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کرنے وغیرہ میں کلام کرتے ہیں تو پھر یہ لفظ تثلیث استعمال کرتے ہیں ۔

اور سب کچھ جو ابھی پہلی سطور میں ذکر ہوا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ اس فعل کو تین مرتبہ کرنا اور اس کا عیسائیوں کی تثلیث کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور اللہ تعالی نے اس کے متعلق یہ بیان فرمایا ہے کہ فقط یہ ان کا قول ہے اور انہیں یہ حکم دیا ہے کہ وہ اللہ تعالی کی توحید کا اقرار کریں اور یہ اعتقاد رکھیں کہ عیسی علیہ السلام اللہ تعالی کے رسول ہیں اور وہ الہ اور معبود نہیں ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ :

فرمان باری تعالی ہے :

{اے اہل کتاب اپنے دین میں غلو نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو اور اللہ پر حق کے علاوہ اور کچھ نہ کہو مسیح عیسی بن مریم (علیہ السلام) تو صرف اللہ تعالی کے رسول اور اس کے کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہیں جسے مریم (علیہا السلام) کی طرف ڈال دیا اور اس کی طرف سے روح ہیں اس لئے تم اللہ تعالی کو اور اس کے سب رسولوں کو مانو اور یہ نہ کہو کہ اللہ تین ہیں اس سے باز آجاؤ اسی میں تمہاری بہتری ہے} ۔

تو اللہ تعالی نے اس آیت میں تثلیث اور اور اتحاد کا ذکر کیا ہے اور انہیں ان دونوں سے منع کیا اور روکا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ بیشک مسیح علیہ السلام تو صرف :

{مسیح عیسی بن مریم (علیہ السلام) تو صرف اللہ تعالی کے رسول اور اس کے کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہیں جسے مریم (علیہا السلام) کی طرف ڈال دیا اور اس کی طرف سے روح ہیں} ۔

اور اللہ عزوجل نے فرمایا :

(تو اللہ تعالی اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ)

پھر اسکے بعد اللہ تعالی نے فرمایا :

.{اور یہ نہ کہو کہ اللہ تین ہیں اس سے باز آجاؤ اسی میں تمہاری بہتری ہے}.

الجواب الصحیح (2/15)

اور بعض عیسائیوں نے اپنی جہالت کی بنا پر یہ گمان کیا ہے جمع کی ضمیر جو کہ تعظیم پر دلالت کرتی ہے ۔

مثلا اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{بیشک ہم نے آپ کے لئے فتح دی}. اور یہ فرمان .{بیشک ہم اسے نازل کی ہے}.

یہ سب کچھ ان کے اس باطل اور فاسد عقیدہ تثلیث پر دلالت کرتا ہے یہ ان کا گمان ہی ہے اس میں حقیقت کوئی نہیں ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ :

اور امت کے آئمہ سلف اور ان کے بعد والے سلف علماء کا مذھب ہے کہ :

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید جبریل امین سے سنا اور جبریل نے اللہ عزوجل سے سنا اور اللہ تعالی کا یہ فرمان :

.{ہم پڑھتے اور تلاوت کرتے ہیں}. اور یہ .{ہم قصے بیان کرتے ہیں}. اور یہ فرمان ۔

.{تو جب ہم اسے پڑھتے ہیں}.

کلام عرب میں یہ صیغہ اس کے لئے بولا جاتا ہے جس کے معاون ہوں جو کہ اس کی بات مانتے ہوں اور اطاعت کرتے ہوں تو جب اس کے حکم سے معاون کوئی کام کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ ہم نے یہ کام کیا ، جس طرح کہ بادشاہ کہتا ہے کہ ہم نے اس ملک اور شہر کو فتح کیا اور اس لشکر اور فوج کو شکست سے دوچار کیا وغیرہ ۔

کیونکہ وہ یہ کام اپنے معاونین کے ساتھ مل کر کرتا ہے اور اللہ تعالی تو فرشتوں کا رب ہے اور وہ فرشتے اللہ تعالی کے حکم کے سامنے کچھ نہیں کہتے اور وہ اللہ تعالی کے حکم سے عمل کرتے ہیں اور جو اللہ تعالی انہیں حکم دیتا ہے اور اس کے کرنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے اور اس کے ساتھ ساتھ ان فرشتوں کا خالق بھی ہے اور ان کے افعال اور ان کی قدرت کا بھی خالق ہے اور وہ ان سے غنی ہے اور اللہ تعالی اس بادشاہ کی طرح نہیں کہ جس کے معاونین اس قدرت اور حرکت سے کام کرتے ہیں جس سے وہ بادشاہ سے غنی ہوتے ہیں ، تو اللہ تعالی کا اس چیز پر جسے فرشتوں نے کیا ہو یہ کہنا کہ ہم نے کیا کسی بادشاہ کے قول سے زیادہ حق دار اور اولی ہے ۔

اور یہ لفظ متشابہات میں سے ہے جو کہ ذکر کیا گیا ہے کہ عیسائیوں نے جب قرآن میں یہ لفظ : .{إنا فتحنا لک}. موجود پایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسے تثلیث کی حجت سمجھی تو اللہ تعالی نے ان کی مزمت کی کہ انہوں نے قرآن میں محکم کو چھوڑ کر کہ اللہ تعالی ایک ہے متشابہ کو جو کہ اس ایک کا احتمال رکھتا ہے جس کے معاون اور مددگار اور اس کے غلام اور مخلوق ہوا سے پکڑ لیا اور انہوں نے اس متشابہ سے فتنہ اور فساد چاہا ہے جو کہ دلوں میں اس بات کا وہم ڈالے کہ الہ کئی ایک ہیں اور اس کی تاویل جاننے کی کوشش کی ہے اور اس کی تاویل تو اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور جانتا ہی نہیں ۔ اور علم میں رسوخ رکھنے والے بھی ۔

مجوع الفتاوی (5/233-234)

اسکی مزید تفصیلات کے لئے سوال نمبر (606) کو دیکھیں۔

واللہ اعلم.